٧٨٦

قسط نمبر ۳

پہلا ایڈیشن

درسِ انسانیت

اقوال مولا علی ماخوذ از نہج البلاغہ

مرتبہ حکیم سید شوکت علی زیدی

درخواست

جب آپ پڑھ لیں تو پھر دوسرے مومنین کو پڑھنے کا موقع دیں

۱۹۷۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہے
جس کی مدح تک بولنے والے کی
رسائی نہیں جس کی نعمتوں کو گننے
والے گن نہیں سکتے نہ کوشش کرنے
والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں
نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پا سکتی ہیں
نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کی تہ
تک پہنچ سکتی ہیں اس کی کمال ذات
کی کوئی حد معین نہیں نہ اس
کے لیے توصیفی الفاظ ہیں
نہ اس کی ابتدا کے لیے کوئی
وقت ہے جسے شمار میں لایا
جا سکے نہ اس کی کوئی مدت ہے
جو کہیں پر ختم ہو جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجبور و مضطر لوگوں سے اونے پونے خریدنے کو منع کیا ہے۔

۲۔ بردباری اور صبر دونوں کا ہمیشہ کا ساتھ ہے اور یہ دونوں بلند ہمتی کا نتیجہ ہیں۔

۳۔ فرزندِ آدم کو فخر و مباہات سے کیا ربط جبکہ اس کی ابتداء نطفہ اور انتہا مردار ہے نہ تو اپنے لئے روزی کا سامان کر سکتا ہے نہ موت کو اپنے سے ہٹا سکتا ہے۔

۴۔ جو تمہاری طرف جھکے اس سے بے اعتنائی تمہارا اپنے حظ و نصیب میں خسارہ کرنا ہے اور جو تم سے بے رخی اختیار کرے اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔

۵۔ جو شخص ذرا سی مصیبت کو بڑی اہمیت دیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۶۔ ایسا نہیں کہ اللہ کسی بندے کے لئے شکر کا دروازہ کھولے اور نعمتوں کی افزائش کا دروازہ بند کر دے اور کسی بندے کے لئے دعا کا دروازہ کھولے اور درِ قبولیت کو اس کے لئے بند رکھے اور کسی بندے کے لئے توبہ کا دروازہ کھولے اور مغفرت کا دروازہ بند کر دے۔

۷۔ قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے اللہ

کی نافرمانی کرکے مال حاصل کیا ہو اور اس کا وارث وہ شخص ہوا جس
نے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کیا ہو کہ وہ تو اس مال کی وجہ سے جنت
میں داخل ہوا اور پہلا اس کی وجہ سے جہنم میں گیا

۸۔ سمجھو عید اس کے لیے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کیا ہو
اور اس کے قیام شبانہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہو۔

۹۔ بندوں کی منفعت رسانی کے لیے اللہ کچھ بندگان خدا کو نعمتوں
سے مخصوص کر لیتا ہے تو جب تک وہ دیتے دلاتے رہتے ہیں اللہ
ان نعمتوں کو ان کے ہاتھوں میں برقرار رکھتا ہے اور جب ان
نعمتوں کو روک لیتے ہیں تو انہیں ان سے چھین کر دوسروں کی طرف
منتقل کر دیتا ہے

۱۰۔ بیچارہ آدمی کتنا بے بس ہے موت اس سے نہاں بیماریاں اس
سے پوشیدہ اور اس کے اعمال محفوظ ہیں مچھر کے کاٹنے سے چیخ
اٹھتا ہے اچھو لگنے سے مر جاتا ہے اور پسینہ اسے بدبو دار کر دیتا ہے

۱۱۔ لوگوں [illegible] صرف [illegible] محفوظ ہو جاتا ہے

۱۲۔ فرزند کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی معصیت کے علاوہ ہر بات
میں اس کی اطاعت کرے اور باپ کا فرزند پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا
اچھا نام تجویز کرے اچھے آداب و اخلاق سے آراستہ کرے
اور قرآن کی اسے تعلیم دے۔

۱۴۔ جس چیز پر قناعت کر لی جائے وہ کافی ہے۔

۱۵۔ اس بات سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہیں اپنی معصیت کے وقت موجود اور اطاعت کے وقت غیر حاضر پائے تو تمہارا شمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوگا

۱۶۔ اے لوگو خود ہی اپنی اصلاح کا ذمہ لو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ موڑو۔

۱۷۔ سب سے بڑی عقلمندی یہ ہو کہ دوسروں کے ہاتھوں میں جو ہے اس کی آس نہ رکھی جائے۔

۱۸۔ تنہائیوں میں اللہ کی مخالفت کرنے سے ڈرو کیونکہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے

جس کی طرف فراخ روزی رخ کیے ہوئے ہو اس کے ساتھ شرکت کرو کیونکہ اس میں دولت حاصل کرنے کا زیادہ امکان اور خوش نصیبی کا زیادہ قرینہ ہے۔

۲۰۔ جس پر حیا نے اپنا لباس پہنا دیا ہے اس کے عیب لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آ سکتے۔

۲۱۔ جب دنیا اور اہل دنیا میں نیکی کا چلن ہو اور پھر کوئی شخص کسی شخص سے کہ جس سے رسوائی کی کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی سوء ظن رکھے تو اس نے اس پر ظلم و زیادتی کی اور جب دنیا و اہل دنیا پر شر و فساد کا غلبہ ہو اور پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو اس نے خود ہی اپنے کو خطرے میں ڈالا۔

۲۲۔ حکمِ خدا کا نفاذ وہی کر سکتا ہے جو حق کے معاملہ میں نرمی نہ برتے عجز و کمزوری کا اظہار نہ کرے اور حرص و طمع کے پیچھے نہ لگ جائے۔

۲۳۔ بوڑھے کی رائے مجھے جوان کی ہمت سے زیادہ پسند ہے۔

۲۴۔ کوئی شخص اللہ کے سوا کسی سے آس نہ لگائے۔

۲۵۔ انسان کی ہر سانس ایک قدم ہے جو اسے موت کی طرف لیے جا رہا ہے۔

۲۶۔ جب عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

۲۷۔ عورت ایک ایسا بچھو ہے جس کے لپٹنے میں بھی مزہ آتا ہے۔

۲۸۔ قناعت وہ سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہو سکتا۔

۲۹۔ دولت ہو تو پردیس میں بھی دیس ہے اور مفلس ہو تو دیس بھی پردیس ہے۔

۳۰۔ سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

۳۱۔ لوگوں کے دل صحرائی جانور ہیں جو ان کو سدھائے گا اس کی طرف جھکیں گے۔

۳۲۔ انسان کی جتنی ہمت ہو اتنی ہی اس کی قدر و قیمت ہے اور جتنی مروت و جوانمردی ہوگی اتنی ہی راست گوئی ہوگی اور جتنی حمیت و خودداری ہوگی اتنی ہی شجاعت ہوگی اور جتنی غیرت ہوگی اتنی ہی پاکدامنی ہوگی۔

۳۳۔ بیوقوف سے دوستی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچائے گا۔

۳۴۔ بخیل سے دوستی نہ کرنا کیونکہ جب تمہیں اس کی مدد کی انتہائی احتیاج

ہوگی وہ تم سے دور بھاگے گا۔

۳۵ - بدکردار سے دوستی نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ ڈالے گا

۳۶ - جھوٹے سے دوستی نہ کرنا کیونکہ وہ سراب کے مانند تمہارے لیے دور کی چیزوں کو قریب اور قریب کی چیزوں کو دور کرکے دکھائے گا۔

۳۷ - سب سے بڑی ثروت عقل و دانش ہے اور سب سے بڑی ناداری حماقت و بے عقلی ہے اور سب سے بڑی وحشت غرور و خودبینی ہے اور سب سے بڑا جوہر ذاتی حسن اخلاق ہے۔

۳۸ - جس نے طول طویل امیدیں باندھیں اس نے اپنے اعمال بگاڑ لیے۔

۳۹ - بہترین زہد، زہد کا مخفی رکھنا ہے۔

۴۰ - اے ابن آدم جب تو دیکھے کہ اللہ سبحانہ تجھے پے در پے نعمتیں دے رہا ہے اور تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے تو اس سے ڈرتے رہنا۔

۴۱ - کسی مضطرب کی داد فریاد سننا اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھٹکارا دلانا بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۴۲ - جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں تو ناشکری سے انھیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے انھیں بھگا نہ دو۔

۴۳ - جو شخص اپنے کو بہت پسند کرتا ہے وہ دوسروں کو ناپسند ہو جاتا ہے

۴۴ - صلح و صفائی عیبوں کو ڈھانپنے کا ذریعہ ہے۔

۴۵ - عقلمند کا سینہ اس کے بھیدوں کا مخزن ہوتا ہے اور کشادہ روئی محبت و دوستی کا پھندا ہے اور تحمل و بردباری عیبوں کا مدفن ہے۔

۴۶ - بخل ننگ و عار ہے اور بزدلی نقص و عیب ہے اور غربت مرد زیرک و دانا کو دلائل کی قوت دکھانے سے عاجز بنا دیتی ہے۔

۴۷ - بازار اور گزرگاہوں میں اٹھنے بیٹھنے سے الگ رہو کیونکہ یہ شیطان کی جگہیں اور فتنوں کی آماجگاہیں ہوتی ہیں۔

۴۸ - اپنے نفس کو بہلا پھسلا کر عبادت کی راہ پر لگاؤ اور اس کے ساتھ نرم رویہ رکھو اور دباؤ سے کام نہ لو۔ جب وہ دوسری فکروں سے فارغ اور چونچال ہو تو اس سے عبادت کا کام لو۔

۴۹ - فاسقوں کی صحبت سے بچنا کیونکہ برائی برائی کی طرف بڑھا کرتی ہے۔

۵۰ - تمہیں کسی کو معاف کر دینے پر پچھتانا اور سزا دینے پر اترانا نہ چاہیے۔

۵۱ - پردیسی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

۵۲ - پست طبیعت مددگار میں کوئی بھلائی نہیں اور نہ بدگمان دوست میں۔

۵۳ - اس بھلائی میں کوئی بہتری نہیں جو برائی کے ذریعہ حاصل ہو اور اس آرام و آسائش میں کوئی بہتری نہیں جس کے لئے ذلت کی دشواریاں جھیلنی پڑیں۔

۵۴ - اگر تم ٹوٹے ہوئے گھروں اور ویران مکانوں سے دنیا کی معرفت حاصل کرو تو انہیں اچھی یاددہانی اور رشد و ہدایت کے لحاظ سے بمنزلہ ایک مہربان کے پاؤ گے۔

۵۵ - اپنے دل اس دنیا سے ہٹا لو اس دنیا میں تمہیں جانچا جا رہا ہے لیکن پیدا تمہیں دوسری جگہ کے لئے کیا گیا ہے۔

۵۶ - جو تقدیر کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے تو مصیبتیں اس کے قریب ہونے کے باوجود دور ہٹ جاتی ہیں۔

۵۷ - اگر کسی ایک میں تمہیں کوئی برائی ایسی نظر آئے کہ جس سے تمہیں اظہار بیزاری کرنا پڑے تو اسے اس وقت تک ملتوی رکھو کہ اس شخص کو موت آجائے کہ اس موقعہ پر اظہار بیزاری اپنی حد پر ہوگا

۵۸ - بھلائی کو دیکھو تو اسے تقویت پہنچاؤ اور برائی کو دیکھو تو اس سے دامن بچا کر چل دو۔

۵۹ - مومن جب کوئی بات کہنا چاہتا ہے تو اسے دل میں سوچ لیتا ہے اگر وہ اچھی ہوتی ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے اور اگر بری ہوتی ہے تو اسے پوشیدہ ہی رہنے دیتا ہے۔

۶۰ - تم میں سے جس سے یہ بن پڑے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح پہنچے کہ اس کا ہاتھ مسلمانوں کے خون اور ان کے مال سے پاک و صاف اور اس کی زبان ان کی آبروریزی سے محفوظ ہے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔

۶۱ - دورخی اور متلون مزاجی سے بچتے رہو اور ایک زبان رکھو۔

۶۲ - وہ قوم کبھی کامرانی کا منہ نہیں دیکھ سکتی جس کی قیادت عورت کے ہاتھ ہو

۶۳ - تم میں سے کوئی شخص دنیا کی کسی چیز کے روک لیے جانے پر لونڈیوں کی طرح رونے نہ بیٹھ جائے۔

۶۴ - اے اللہ کے بندو باقی ماندہ لوگوں کے ساتھ بھی زمانے کی یہی روش رہے گی جو گزر جانے والوں کے ساتھ تھی۔

۶۵۔ اے لوگو اگر تمھیں اپنے کسی بھائی کی دینداری کی پختگی اور طور طریقے کی درستی کا علم ہو تو پھر اس کے بارے میں افواہی باتوں پر کان نہ دھرو

۶۶۔ دل کے اندھے کا منتہائے نظر یہی دنیا ہوتی ہے کہ اسے اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور نظر رکھنے والے کی نگاہیں اس سے پار جاتی ہیں اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہے کہ اس کے بعد بھی ایک گھر ہے۔ نگاہ رکھنے والا اس سے نکلنا چاہتا ہے اور اندھا اسی پر نظریں جمائے رہتا ہے۔

۶۷۔ وہ ہر چھپی ہوئی چیز کے بھید سے آگاہ اور ہر پوشیدہ شے پر حاضر و ناظر ہے وہ سینوں میں چھپی ہوئی چیزوں اور آنکھوں کے چوری چھپے اشاروں کا جاننے والا ہے۔

۶۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زانی کو سنگسار کیا تو نماز جنازہ بھی اس کی پڑھی اور اس کے وارثوں کو اس کا ورثہ بھی دلوایا اور قاتل سے قصاص لیا تو اس کی میراث اس کے گھر والوں کو دلائی۔ چور کے ہاتھ کاٹے اور زنائے غیر محصنہ کے مرتکب کو تازیانے لگوائے تو اس کے ساتھ انھیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور انھوں نے مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلمان عورتوں سے نکاح بھی کیے اس طرح رسول اللہ نے ان کے گناہوں کی سزا ان کو دی اور جو ان کے بارے میں اللہ کا حق شرعی تھا اسے جاری کیا مگر انھیں اسلام کے حق سے محروم نہیں کیا اور نہ اہل اسلام سے ان کے نام خارج کیے۔

۶۹۔ ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو کہا کرتے تھے کہ ہم سے زیادہ قوت

طاقت ہی کون ہے انھیں لاد کر قبروں تک پہنچایا گیا مگر اس طرح نہیں کہ
انھیں سوار سمجھا جائے انھیں قبروں میں اتار دیا گیا مگر وہ مہمان نہیں
کہلاتے پتھروں سے ان کی قبریں چن دی گئیں اور خاک کے کفن ان پر ڈال
دیئے گئے اور گلی سڑی ہڈیوں کو ان کا ہمسایہ بنا دیا گیا۔

۷۰۔ جو شخص کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے لئے راحت کے سامان بڑھا لیتا ہے اور
جو دنیا کو زیادہ سمیٹتا ہے وہ اپنے لئے تباہ کن چیزوں کا اضافہ کر لیتا ہے
حالانکہ اسے اپنے مال و متاع سے بھی جلد ہی الگ ہونا ہے۔

۷۱۔ جو شخص اس دنیا کا عیش و آرام پاتا ہے تو اس کے بعد اس کے آنسو بھی
بہتے ہیں اور جو شخص دنیا کی مسرتوں کا رخ دیکھتا ہے وہ مصیبتوں
میں دھکیل کر اس کو اپنی بے رخی بھی دکھاتی ہے۔

۷۲۔ جو شخص کسی چیز سے بے تحاشا محبت کرتا ہے تو وہ اس کی آنکھوں
کو اندھا اور دل کو مریض کر دیتی ہے۔

۷۳۔ دوسروں کو برائیوں سے روکو اور خود بھی ان سے رکے رہو اس لئے کہ خود
برائیوں سے رکنے کا حکم پہلے ہے اور دوسروں کو روکنے کا بعد میں

۷۴۔ وہ ادھر ادھر کا کھوج لگاتے پھرتے ہیں نہ لوگوں کی برائیاں اچھالتے
ہیں اور نہ ان کے ڈھنڈورا پیٹتے ہیں یہی وہ ہیں کہ اللہ انھیں لوگوں کے لئے رحمت
کے دروازے کھولے گا اور ان سے اپنے عذاب کی سختیاں دور رکھے گا

۷۵۔ اے لوگو وہ زمانہ تمہارے سامنے آنے والا ہے کہ جس میں اسلام کو اس طرح
اوندھا کر دیا جائیگا جس طرح برتن کو ان چیزوں سمیت جو اس میں ہوں

اُلٹ دیا جائے۔

۷۶۔ اپنے عقل کے پیمانے کے مطابق اللہ کی عظمت کو محدود نہ بناؤ ورنہ تمہارا شمار ہلاک ہونے والوں میں قرار پائے گا۔

۷۷۔ اللہ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ وہ بندہ محبوب ہے جس کو اس نے نفس کی خلاف ورزی کی قوت دی۔

۷۸۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے ڈرانے والی چیزوں کے ذریعہ عذر تراشی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی۔

۷۹۔ اے لوگو امیدوں کو کم کرنا نعمتوں پہ شکر ادا کرنا اور حرام چیزوں سے دامن بچانا ہی زہد و ورع ہے اگر دامن امید کو تمہارے سمیٹنا مشکل ہو جائے تو اتنا تو ہو کہ حرام تمہارے صبر و شکیب پہ غالب نہ آجائے اور نعمتوں کے وقت شکریہ کو نہ بھول جاؤ۔

۸۰۔ خدا کی قسم اگر تمہارے دل بالکل پگھل جائیں اور تمہاری آنکھیں امید و بیم سے خون بہانے لگیں اور پھر رہتی دنیا تک اسی حالت میں جیتے بھی رہو تو بھی تمہارے اعمال اگرچہ تم نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہو اس انعامات عظیم کی بخشش اور ایمان کی طرف رہنمائی کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔

۸۱۔ شبہ کو شبہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ حق سے مشابہت رکھتا ہے

۸۲۔ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے کہ جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے۔ فریب خوردہ جاہل

اس کی طرف کھنچتا ہے اور ہوشمند دانا اس سے بچکر رہتا ہے

۸۳ - دو ایسے خواہشمند ہیں جو سیر نہیں ہوتے ۔ طالب علم اور طلبگار دنیا۔

۸۴ - لوگوں میں سب سے زیادہ کریم بخشش کا وہ اہل ہے جس کا رشتہ اشراف سے ملتا ہو۔

۸۵ - اچھے کام کرو اور تھوڑی سی بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔

۸۶ - جو حق سے ٹکرائے گا حق اسے پچھاڑ دے گا۔

۸۷ - اس بات کو جانے رہو کہ فقر و فاقہ ایک مصیبت ہے اور فقر سے زیادہ سخت جسمانی امراض ہیں اور جسمانی امراض سے زیادہ سخت دل کا روگ ہے۔ یاد رکھو مال کی فراوانی ایک نعمت ہے اور مال کی فراوانی سے بہتر صحت بدن ہے اور صحت بدن سے بہتر دل کی پرہیزگاری ہے۔

۸۸ - جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا تو جاہل اس کے سیکھنے میں عار سمجھے گا اور جب دولتمند نیکی و احسان میں بخل کرے گا تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ دے گا۔

۸۹ - جو شخص قدر حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسائش و راحت پا لیتا ہے اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔

۹۰ - امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور اسکو آ پہنچنے پر دیر کرنا دونوں حماقت میں شامل ہیں۔

۹۱ - سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس عیب کو برا کہو جس کے مانند خود تمہارے اندر موجود ہے۔

۹۲ - جو زیادہ بولے گا وہ زیادہ لغزشیں کرے گا، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوں اس کی حیا کم ہو جائے گی اور جس میں حیا کم ہو اس میں تقویٰ کم ہو گا اور جس میں تقویٰ کم ہو گا اس کا دل مردہ ہو جائے گا اور جس کا دل مردہ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

۹۳ - ظالم کے لئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہو گا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

۹۴ - فقیر کی زینت پاک دامنی ہے اور تونگر کی زینت شکر۔

۹۵ - جس سے مانگا جائے وہ اس وقت تک آزاد ہے جب تک وعدہ نہ کرے۔

۹۶ - مومن کے چہرے پر بشاشت اور دل میں غم و اندوہ ہوتا ہے اور اپنے دل میں وہ اپنے کو ذلیل و خوار سمجھتا ہے مگر بلندی کو برا سمجھتا ہے اور شہرت سے نفرت کرتا ہے۔

۹۷ - جب کامل اور نا کارہ افراد عمل میں کراہت رکھتے ہیں تو اللہ کی طرف سے یہ عقلمندوں کے لئے ادائے فرض کا بہترین موقع ہے۔

۹۸ - خداوند عالم نے دولتمندوں کے مال میں فقیروں کا رزق مقرر کیا ہے لہٰذا اگر کوئی فقیر بھوکا رہتا ہے تو اس لئے کہ دولتمند نے اس کا حصہ روک لیا ہے اور خدائے رزق سے تمدن سے اس کا

مواخذہ کرنے والا ہے۔

۹۹۔ فقر و ناداری سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ دین کے نقص، عقل کی پریشانی اور لوگوں کی نفرت کا باعث ہے۔

۱۰۰۔ دل کبھی مائل ہوتے ہیں اور کبھی اُچاٹ ہو جاتے ہیں لہٰذا جب مائل ہوں اُس وقت انہیں مستحبات کی بجا آوری پر آمادہ کرو اور جب اُچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

۱۰۱۔ عقل اس شخص کو جو اس سے نصیحت چاہے کبھی فریب نہیں دیتی۔

۱۰۲۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس لئے کہ میرا ظاہر لوگوں کی چشم ظاہر بیں میں بہتر ہو اور جو اپنے باطن میں چھپائے ہوئے ہوں وہ تیری نظروں میں برا ہو

۱۰۳۔ جب حکماء کا کلام صحیح ہو تو وہ دوا ہے اور غلط ہو تو سراسر مرض ہے

۱۰۴۔ جو تم سے حسن ظن رکھے اُس کے گمان کو سچا ثابت کرو۔

۱۰۵۔ قناعت سے بڑھ کر کوئی سلطنت اور خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی عیش و آرام نہیں ہے

۱۰۶۔ طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار رہتا ہے

۱۰۷۔ تعجب ہے کہ حاسد جسمانی تندرستی پر حسد کرنے سے کیوں غافل ہو گئے۔

۱۰۸۔ زیادہ خاموشی رعب و ہیبت کا باعث ہوتی ہے

۱۰۹۔ لطف و کرم سے قدر و منزلت بلند ہوتی ہے۔ جھک کر ملنے سے

نعمت تمام ہوتی ہے۔

۱۱۰۔ دوسروں کا بوجھ بٹانے سے لازماً سرداری حاصل ہوتی ہے۔

۱۱۱۔ ہر بُرے آدمی کے مقابلہ میں بردباری کرنے سے اس کے مقابلہ میں اپنے طرفدار زیادہ ہو جاتے ہیں۔

۱۱۲۔ دوست کا حسد کرنا دوستی کی خامی ہے۔

۱۱۳۔ جو تم سے رنجیدہ و ملول ہو اس پر اطمینان و اعتماد نہ کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانو! ایک ہو جاؤ اور نیک ہو جاؤ

ملت حجاز کی ہے مصروف فرقہ بندی
ناداں لٹ رہے ہیں سورج کی روشنی میں
اقبال

انوار الاسلام

از: ابو الفاروق واسطی

مقام اشاعت:
ندیم منزل۔ ندیم شہید روڈ
سمن آباد۔ لاہور